بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکتوب شریف ۔ا

پارٹ ا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ یہ ہماری ہفتہ وات درس تصوف کی مبارک نشست ہے جس میں مجھے اور آپ کو اللہ نے آج پھر حاضری کا موقع عطا کیا ہے .اس پر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے بڑے ہی اعلیٰ بندوں کے اعلیٰ کلام کو پڑھنے کی توفیق دی ہے .یہ ایک ایسا خوبصورت سلسلہ ہے .جس کو ہم آنے والی آئیندہ بے شمار نسلوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں .اور پوری طرح سے پلاننگ کی جا رہی ہے کہ کل کو اس کو بھی اللہ دنیا میں بے شمار لوگوں کے سینوں کو روشن کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بنائے گا .انشاء اللہ ہمیں اس پر پوری امید ہے کہ ایسا ضرور ہوگا .چونکہ آج میڈیا کا دور ہے میڈیا کی بہت بڑی طاقت ہے .جس کو کسی صورت بھی آپ فراموش نہیں کر سکتے جو زمانے کا انداز ہوتا ہے بزرگ بھی اسی انداز سے چلتے ہیں یا یوں سمجھ لیں کہ زمانے کے انداز کو خود بدلتے ہیں .اور اس طرح رات کا وقت دینا ہر ایک کے لیئے آسان نہیں ہے اور یہ ایسا ہی رہے گا یہ کبھی بھی آسان نہیں ہوگا اور آپ کو ہمیشہ اس درس میں آنے کے لئے کچھ ایسے ہی حالات سے گزرنا پڑے گا اس پر آج تک نہ میں کنٹرول کر پایا ہوں نہ قبلہ عالم وہ بھی اسی طرح جب ہم درس لیا کرتے تھے وہ بھی اسی طرح کنٹرول کر پائے یہ وقت ایسے ہی رہا دیر میں شروع ہوتا تھا .جب آپ کتاب کا پہلا chapter پڑھتے ہیں تو آپ کو اس کی حقیقی سمجھ آنا شروع ہوتی ہے .امید ہے کہ اس سے بڑی برکت ہوگی .اور آپ میں سے وہ ساتھ جو با قاعدہ سلوک کے طے کرنے کے خواہش مند ہیں میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ آج ہی سے اس کی proper نیت کریں .کہ وہ سلوک کو اسی طرح طے کریں جس طرح بزرگوں نے لکھا ہے تا کہ وہ اس کی برکت پائیں .

ہمیں یاد ہے قبلہ عالم نے جب ہمیں پہلا مکتوب شروع کروایا تھا تو آپ نے ہمیں بھی نیت کروائی تھی تو میں اسی سُنت کو پورا کرتا ہوں کہ آپ بھی نیت فرمائیں کہ اللہ ہمیں سعادت دے اور اللہ ہمیں اپنے سلوک والوں میں شامل فرمائے ٹھیک ہے زندگی میں جتنا طے ہوا کوئی ضروری نہیں ہے کہ آپ کو منزل تک پہنچنے کا کوئی ایسا سرٹیفیکیٹ ملے یہ کوئی ضروری نہیں یاں یہ ضرور ہے کہ آپ کا نام ان میں شامل ہو جائے .اور انشاء اللہ کل جب حشر کے دن جب سلوک والوں لی لسٹ نکلے گی اس میں آپ کا نام بھی شامل ہوگا .نام ہی آ جانا بہت بڑا کمال ہے نام ان میں شامل ہو کہ یہ لوگ تھے جنھوں نے سلوک کو طے کرنے کی نیت کی تھی اور انہوں نے یہ ذہن بنا لیا تھا کہ ہم اللہ کے ولیوں کا جو نصاب ہے جو سلیبس ہے جس پر چل کے ولایت کو ضرور اللہ عطا فرما دیتا ہے کرم کر دیتا ہے .امید ہے کہ اگر وہ راستے میں ہی وصال کرتا ہے نہیں پہنچ پاتا ہے چھوڑ دیتا ہے بھاگ جاتا ہے بہت سارے حالات آتے ہیں زندگی میں بہت سارے دن آئیں گے مجھ پر بھی آئیں گے آپ پر بھی آئیں گے تو کس طرح سے اللہ اس کے انداز بناتا ہے یہ اس کی مرضی لیکن

اِنما الا عما ل بالنیات

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ سب نیت فرمائیں کہ ہم اللہ کے ولیوں کے نصاب کو مکمل کریں گے انشاء اللہ ولایت کے نصاب کو پڑھیں گے ولایت کے نصاب کو جانیں گے اس کو پوری تحقیق سے پڑھیں گے اور یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہئے کہ ان الفاظ کو جو آپ اب پڑھنے لگے ہیں .تو ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ آج ہی بیعت ہوئے ہیں میرے زہن میں بھی یہ نہیں ہے میں پہلے ہی ذہن میں رکھ کر بیٹھا ہوں کہ میرے سامنے جو بھی ہے وہ آج ہی بیعت ہوا ہے اور آج ہی اس نے نیک راستے کی سلوک کی دعا اور نیت کر لی ہے .اسی طرح سے اس کو رہنمائی دی جائے گی جس طرح وہ نیا پیدا ہوا بچہ ہے اور اس کو انگلی پکڑ کر سکھانا ہے اور آپ اس میں محسوس کریں جو ساتھی ہمارے پہلے سے بھی تھے جو آج سن رہے ہین اور جو پہلے سن رہے تھے ان چیزوں کو انہیں یوں ہی لگے گا کہ شاید آج ان کا بھی پہلا ہی درس ہے اور آج پہلا ہی دن ہے میرا واقعی یہ تو وہی ہو گیا جیسے نئی آج سے میری زندگی کا آغاز ہو گیا ہے اور بیعت کی دوبارہ سے برکت ملنا شروع ہوگئی ہے .

اللہ کی رحمت سے امید ہے جو یہ بڑی قیمتی گفتگو ہے ہم ترتیب سے لکھوا کر اس کو پوری طرح سے پروف read کر کے انشاء اللہ دنیا میں ایک ایسی کتاب چھوڑ کے جائیں گے جو سالکین کے لئے بہت ہی آسان ہوگی اور سالکین کو پڑھنے کے لئے سمجھنے کے لئے اس میں بہت کچھ ملے گا اور اللہ ان چیزوں تک انہیں ضرور پہنچا دے گا جو اللہ کے متلاشی ہیں البینات کا کوئی جواب نہیں ہے آپ اس کتاب کا کوئی جوڑ نہیں دیکھیں گے .اور انشای اللہ کبھی نہیں دیکھیں گے .یہ ہمارے قبلہ عالم ابوالبیانؒ کا شہرہ آفاق کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک سلامت رہے گا قرآن وحدیث کا ایک ایسا خوبصورت نچوڑ جو آپ نے مرتب فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ جب آپ کے آخری دن تھے تو آپ اس کتاب کو لے کر اس کتاب کی غلطیاں نکالا کرتے تھے .آپ نے اپنے وصال سے پہلے ہی اس کی جلد اول چھپوا گئے باقی کام آپ کر گئے تھے لیکن وہ بعد میں چھپا اور جلد اول آپ کے دور میں ہی چھپی ہے .جو اس کو پڑھتے ہیں یا ہم شروع کریں گے وہ یہ ذہن نشین رکھیں کہ یہ علماء کے درجے کی کتاب ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جو عام شخص جس کو اردو پڑھنا آتا ہے یا وہ اچھا سمجھدار بھی آدمی ہے لیکن وہ اس کو نہیں سمجھ پائے گا بہت ساری چیزوں کو کیونکہ اس کے اندر عالمانہ گفتگو کے ساتھ اس کو لکھا ہے تو یہ بڑے کلام کی نشانی ہوتی ہے بڑے کلام کا انداز یہ ہوتا ہے کہ اس میں ایسی عالمانہ چیزیں ہوتی ہیں جیسے قرآن کا بھی انداز جگہوں پر اتنا عالمانہ ہو جاتا ہے کہ وہاں آپ کو ہر صورت کسی بڑے مستند عالم کی ضرورت ہوتی ہے تبھی آپ سمجھ پاتے ہیں ورنہ وہ آپ کے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے آپ کہتے ہیں کہ مجھے اس کا معنہ سمجھ نہیں آیا یہ کیا اللہ فرما گیا تو قرآن کے بھی انداز ایسے ہی ہیں اللہ نے اسے اسی طرح لکھا ہے اور بڑے لوگوں کے بڑے کلام امام کا کلام بھی اماموں کا کلام ہوتا ہے .تو جو کلام ہوتے ہیں ان کو آسان کر کے پڑھنا پڑھا دینا یہ بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس کلام لکھنے والے پر اور وہ بڑا خوش ہوتا ہے کہ میرے کلام کو اتنا آسان کر کے پڑھا دیا جیسے قرن بھی یہی کہتا ہے تدبر کرو اس پر تو تدبر کیا ہے کہ میری باتوں کو آسان کر کے سمجھاؤ غور کروان پر تا کہ لوگوں کو آسانی ہو جائے تم میرے قرآن کو تدبر سے سمجھ لو اور تدبر سے سمجھاؤ ہم نے ویسے بنایا ہی آسان ہے

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ

ترجمہ — اور بے شک ہم نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے سمجھنے کے لئے تو ہے کوئی سوچ سمجھے (القمر 32)

تو کلام کو آسان کر دینا اس لکھنے والے پر بڑا آسان ہے اور لکھنے ولا بڑا خوش ہوتا ہے .جس طرح یہ پڑھا رہے ہیں .اور مجدد پاکؒ کا بڑا خصوصی پیار ہے آپ سب بچوں کے ساتھ یہ بڑی ہی اعلیٰ بات ہے کون بلاتا ہے

بیٹھا تا ہے آپ کیا سمجھتے ہیں آپ خود آ جاتے ہیں آپ کیا سمجھتے ہیں یہ سب کچھ میں نے خود بنالیا ہے نہیں یہ بنوایا گیا ہے اپنے لئے کہ ہمارے کلام کی عزت اور بڑھے ہمارے کلام کا مزا اور آئے گا تو مجدد پاکؒ کا آپ لوگوں سے بڑا پیار ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ آپ کو یہ کلام پڑھنے کی توفیق اللہ سے دعا کر کے عطا فرماتا ہے اللہ سے دعا ہوتی ہے نام لکھے جاتے ہیں آج کے درس میں یہ یہ لوگ آئیں گے اور آپ حیران ہوں گے کچھ کے نام کاٹ دیئے جاتے ہیں آج نہیں آئے وہ نہیں آتے نہیں آپاتے. آپ کیا سمجھتے ہیں وہ خود گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں ایسا نہیں ہوتا آپس پریشان نہ ہوں بس یہ سوچیں کہ بلا لیا جائے گا تو پہنچ جاؤں گا اور اللہ پہنچائے گا اس کلام کی خوبی یہ ہے کہ اللہ نے اس کلام کو میرے پیرومرشد سے اس طرح لکھوایا کہ یہ عالمانہ انداز تو ہم اس عالمانہ کو عوامی انداز میں بیان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں جو اس طرح کی عالمانہ گفتگو سُننے کے اس طرح سے اہل نہیں ہیں تو اس پر بڑا ہی خوشی کا اظہار ہے اللہ توفیق دے امین. آپ دیکھیں گے کہ یہ بہت بڑی تصنیف ہوگی. اور بہت سارے سینوں کو روشن کرے گی.
میں حضرت ابوالبیانؒ کے دربار شریف پر حاضر ہوا اور خواجہ صوفی محمدؒ کے دربار شریف پر بھی حاضر ہوا اور ان سے بھی عرض کی آپ ہی کی میں کتاب پڑھتا ہوں تو مجھے آپ ہی سے عنوان ملے تو جب سامنے آیا تو اس کو میں نے لکھوا دیا کہ یہی عنوان ہوگا اور اس کا نام ہوگا.

بيناة البينات

بینا کہتے ہیں کھولنے کو واضع کرنے کو تو یہ بینات ہے کس کی البینات کی اسی کتاب کو ہم کھول رہے ہیں لہذا ہم کوئی دوسرا نام نہیں رکھیں گے. اسی کتاب کو ہم بینات میں لے جائیں گے اسی کو واضع کر دیں گے. اور سچی بات یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کے کندھے پر ہی بندوق چلانی چاہئے. ساری زندگی نہ کیجئے گا اپنے بزرگوں کی چھتری کے نیچے رہیں بس ان کی چھتری استعمال کریں سب کچھ آپ ہی کا ہے وہ کہیں گے ہم بھی آپ ہی کے ہیں وہ کہیں گے یہی البینات ہے اور یہ بھی نہ کوئی کل کو سوچے کہ ہماری کتاب علیحدہ ہے آپ کی علیحدہ ہے وہ کہیں گے یہ بھی میری ہی ہے تو یہ ایک اصول ہوتا ہے جس کو طریقت کے جو طالب علم ہیں انہیں بڑی اچھی طرح جان لینا چاہئے. اپنے بزرگوں کی چھتری کے نیچے رہنا چاہئے.
مکتوب نمبر ا سے آج ہماری گفتگو شروع ہوگی اور آپ کا یہ مکتوب بڑا شہرہ آفاق مکتوب ہے اور آپ اندازہ کریں گے کہ اس مکتوب سے قبلہ عالم نے اپنی کتاب کا آغاز کیا ہے اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کتنی اہمیت دی گئی ہوگی کہ آغاز اس مکتوب سے کیا گیا. اس لیئے اس کا پہلا نمبر رکھا آپ نے کیوں کہ اس میں بڑی بنیادی باتیں آپ نے کی ہیں وہ بنیادی باتیں جو ہر صورت ایک صوفی کو جاننی ہوں گی اور اس میں سے گزرنا بھی پڑے گا جانا پڑے گا اس راستے پر ہر صورت اسی طرح کرنا ہوگا جیسے اس راست کی پہلی اینٹ پڑی ہے یا پہلی سیڑھی پڑی ہے اپنی مرضی چھوڑنی ہوگی اس لئے آپ نے اس کو منتخب فرمایا.

مکتوب الیہ

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلویؒ

آپ کے اپنے پیرومرشد ہیں جن کو یہ خط آپ نے لکھا ہے تو یہ بھی ایک سند ہوگئی کہ ایک مرید اپنے شیخ کو خط لکھتا ہے اور چونکہ اس دور میں کمیونیکیشن اسی طرح تھا خط ہی لکھے جاتے تھے اور یہ آخری طریقہ ہوتا تھا کسی سے رابطہ کرنے کا خط لکھا جاتا تھا اس کے علاوہ کوئی طریقہ ہوتا ہی نہیں تھا تو آپ نے اسی دور کا جو سب سے high level کا کمیونیکیشن کا طریقہ تھا اسے استعمال کیا. لہذا آج جس دور میں ہم ہیں ہم نے جو کمیونیکیشن کا high level ہے اسے touch کرنا ہے اور وہ یہ ہے جو ابھی ہو رہا ہے internet اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے تو جس طرح انہوں نے خط لکھا حضرت کی بارگاہ میں اپنی کیفیت کو پیش کیا اور پھر اس سے بہت سارے لوگوں کو اس کی ترتیب سمجھ آئی تو آج ہم نے بھی ایسا ہی کرنا ہے انشاء اللہ جو کمیونیکیشن کا سب سے بہترین راستہ ہے اس پر آنا ہے تا کہ لوگوں کو نیکی کے اوپر آنے میں آسانی ہو لوگوں کو نیکیاں پہنچانے میں آسانی ہو لوگوں کے bedroom میں گھس جائیں آپ جس طرح برائی bedroom میں گھسی ہوئی ہے آپ بھی bedroom میں چلے جائیں اور آپ بھی وہاں جا کر لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیں اگر وہ بستر میں بیٹھ کر برائی کی باتیں سن سکتے ہیں تو ہم کیوں نا لوگوں کے بستر تک تصوف کو پہنچائیں ہم بھی سکھائیں گے. ہم بھی بستر میں بیٹھے ہوئے یہ ساری چیزیں دے دیں گے یہ تمہارے اوپر ہے کہ تم کہاں پر click کرتے ہو. تو اللہ کی رحمت سے یہ وہ کمیونیکیشن کا میڈیا ہے جو کبھی خطا نہیں جاتا اور آپ کی سوچ ہے کہ کہاں تک اللہ اسے پہنچاتا ہے نہیں آئیں گے سوچ کے اندر ایسی ایسی میرے پاس وہ باتیں ہیں جو لوگ مجھے بتاتے ہیں ظاہر ہے میڈیا بہت بڑا ہے کہ کہاں ہم نے سنا فلاں ملک میں فلاں جگہ پر سنا. میں حیران رہ جاتا ہوں کہ تم نے وہاں بھی سن لیا. کیسے اللہ تمہیں پہنچا دیتا ہے. بے شک دنیا کے دوسرے کونے میں رہتے ہیں لیکن بات پہنچ جاتی ہے. اللہ ساتوں سمندروں سے کس طرح گزار کر دوسرے شخص کے دل تک پہنچا دیتا ہے. یہ اللہ ہی کر سکتا ہے کوئی اور ایسے نہیں کر سکتا تو آپ نے بہترین راستہ اختیار کیا اپنے شیخ کو خط لکھا اور اپنے مرید ہونے کا حق ادا کیا اور اپنے شیخ سے تعلیم لینا شیخ سے پوچھنا حالانکہ خود زمانے کے مجدد ہیں لیکن اپنے شیخ سے تعلیم لینے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہر صورت آپ نے اپنے آپ کو ایک طالب علم اور ایک مرید کی طرح رکھا. اپنے حضرت کو خط لکھا ہے. آپ کے حضرت کا نام حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ ہے. اور آپ کا دلی شریف میں مزار ہے چالیس برس کی عمر میں وصال ہو گیا تھا بہت ہی برگزیدہ ہستی تھے اور اللہ نے آپ کو بہت کم عمر میں بہت بڑی مسند اور بہت علم شعور اور اور بہت ہی روحانیت میں بے تاج بادشاہ تھے.

موضوعات

۱۔اسم وظاہر کا مفہوم ۲۔تجلی کا مفہوم ۳۔سیر وسلوک ۴۔اسم الظاہر کی تجلی کا ظہور عورتوں کے لباس میں

۵۔تنزیہہ وتشبیہ ۶۔لطائف عشرہ کا تفصیلی بیان ۷۔حیات انبیاء واولیاء

متن: اسنائے راہ سلوک میں حق تعالیٰ اسم ظاہر کی تجلی سے اس قدر جلوہ گر ہوا کہ تمام اشیاء میں خاص تجلی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ظاہر ہوا

پہلا ہی جمعلہ اپنے ہی پیرومرشد کو لکھ رہے ہیں اور اپنا حال بیان کر رہے ہیں یہ کیفیت کو شئر کر رہے ہیں. اس بات کو بڑی تسلی سے سمجھ لیں کہ وقت کے مجدد کو بھی اپنے حضرت سے اپنی کیفیت کو شئر کرنا پڑتا ہے اور بتانا ہوتا

ہے کہ میری اس وقت یہ حالت ہے یہ مجھے محسوس ہو رہا ہے میرے لئے اس وقت معاملہ بنا ہوا ہے یہ بہت ضروری عمل ہے اور جو لوگ اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے شیخ سے رابطہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ کوئی نہ کوئی رہنمائی لے سکیں تو وہ ہی اصل میں طریقت کا یا بیعت کا اصل مقصد پورا کرتے ہیں باقی جو دعائیں کرواتے رہتے ہیں ادھر سے اُدھر سے ٹھیک ہے بزرگوں کو اللہ نے دعاؤں کے لئے رکھا ہے. لیکن ایک چیز کا مقصد جو ہے وہ وہ ہے ہی نہیں جس مقصد سے وُپ اسے استعمال کر رہے ہیں تو آپ کبھی بھی اس سے وہ کام نہیں لے پائیں گے جس کے لئے وہ بنی ہے.

ایک پنکھے کا مقصد وہ ہوا دینا ہے اور اس آپ گھمائیں تا کہ وہ ہوا دے آپ پنکھے کو پکڑ کر اس کو پانی میں ڈال کر گھمانا شروع کر دیں تو پانی کو وہ کیا گھمائے گا. آپ اس پنکھے کو سہی استعمال نہیں کر رہے. جس کے لئے وہ بنا ہے میں ایک اہم بات آپ کے سامنے رکھتا ہوں

یہ کتنی ضروری بات ہے اس بات کو سمجھیں کہ شیخ کو بعض اوقات جب کیفیت شئر کی جاتی ہے شیخ کو جو بتایا جاتا ہے تو اس لئے اس کا معاملہ بہت بڑا ہو جاتا ہے کیونکہ شیخ کو بہتر پتا ہے کہ اس وقت اس کا حل کیا ہے ہو سکتا ہے تم اس کا خود جو حل سوچو وہ ایک بحری جہاز کی طرح ہو تمہیں بحری جہاز کی طرح بہت محنت کرنی پڑ جائے خود اس کا حل سوچو لیکن شیخ کو پتا ہے کہ اس کا حل صرف ایک سوئی ہے وہ ایک سوئی کی طرح اس کو حل کر سکتا ہے. لیکن چونکہ اس نے پوچھا نہیں تو وہ بحری جہاز اٹھا کر پھر رہا ہیا ور اتنا وزن اپنے سر پر لیا ہوا ہے لگا ہوا ہے کہ میں خود ہی حل کر لوں اپنے شیخ سے پوچھ لیتے کہ یہ میری کیفیت ہے تو اسکا کیا حل ہونا چاہئے تا کہ وہ تمہیں اسی طرح گائیڈ کرے بے شمار صوفی صرف اس وجہ سے ہی ولایت تک نہیں پہنچ پاتے ان کے اندر اہلیت بھی ہوتی ہے اعتماد بھی ہوتا ہے ان کے اندر ساری مشینری اللہ نے سیٹ کی ہوتی ہے لیکن وہ سہی سمت پر نہیں ہوتے. سمت الٹ ہے کسی اور طرف چل رہے ہوتے ہیں لہذا شیخ سے رہنمائی نہیں لیتے ڈرتے ہیں جھکتے ہیں کیا پوچھنا ہے میں خود ہی ٹھیک ہوں کیا بات کرنی ہے بار بار کروں گا کہیں گے کہ بور ہو جاتا ہوں تیری باتیں سن سن کے کیا ہر وقت لگے رہتے ہو یہ خود سے سوال کر کے خود ہی جواب دے رہے ہوتے ہیں اپنے آپ کو. شیخ نے تو نہیں کہا میں مصروف ہوں شیخ نے تو نہیں کہا میں بور ہو گیا ہوں اس نے تو نہیں کہا تم ہر وقت پوچھتے رہتے ہو یہ اصل میں نفس نے تمہیں اس طرح کہا ہے. بس اسی پر کام خراب ہو گیا ہے یہ بہت اہم معاملہ ہے. بہت ساری چیزیں آپ کو شیخ سے شئر کر کے آگے جانے کا راستی کھولتی ہیں چونکہ آپ سوچتے نہیں ہیں وہ وہیں بلاک رہتا ہے اور ہم نے ایسے ایسے لوگ دیکھے جو اگر پوچھ لیتے تو وہ وقت کے قطب ہوتے اولیاء چھوٹی بات ہے کوئی رہنمائی نہیں ہے. اور رہنمائی کیا لیتے ہیں دکان کیسے چلانی ہے روٹی کیسے کھانی ہے بچے کیسے پالنے ہیں. حضرت صاحب وہ فلاں کام کیسے کرنا ہے. وہ ان کی محبت پیار ہے کریں گے تمہیں گائیڈ لیکن وہ اس مقصد کے لئے نہیں بنے مقصد یہ نہیں ہے ان کا تم غلط کام کر رہے ہو چھری کا مقصد پیٹ پھاڑنا تو نہیں تھا کیوں پھاڑا آپ نے وہ چھری تھی. آپ سیب کاٹیں سبزی کاٹیں تو ایسے ہی شیخ سے پہلے تم define کرو کہ تم نے اس سے لینا کیا ہے. بیعت کرنے کے بعد تم نے شیخ سے کیا لینا ہے یہ سمجھ لو اور وہ ہی لو اس سے چھوڑ دو باقی چیزیں باقی ان کی دعا کافی ہے کافی کیا بہت ہے. بہت کیا سب کچھ ہے ان کی دعائیں تیرے لئے کافی ہیں لیکن چونکہ اس کو سمجھتے نہیں ہیں بس کوئی نہ کوئی اپنی چیز لے کر بیٹھے ہوئے ہیں تو بہت سارے ایسے بھی ہیں ہم نے دیکھے ہیں کہ چونکہ وہ راہ سلوک میں پہلا قدم رکھتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ شیخ کو استعمال کیسے کرنا ہے یہ بڑی اہم بات ہے. تمہارے ہاتھ میں ایٹم بم آ گیا ہے جہاں چلا دو گے اُڑا دے گی ہر چیز لیک تم کیا کر رہے ہو تم اسے ماچس بم کی طرح استعمال کر رہے ہو جو تھوڑا سا دھماکہ کر کے ختم ہو جاتا ہے آپ دیکھ لیں بے شمار مریدین سالکین اپنے شیخ کو miss use کرتے ہیں وہ سہی استعمال نہیں کرتے اور اسی طرح بس ٹھیک ہے. کئی بار وہ ذہن میں لاتا ہے کہ بندہ اس طرف بھی آئے کہ میں اسے کوئی سہی راہ بتاؤں لیکن وہ طلب ہی نہیں ہوتی بیعت بھی ہوا ہوتا ہے لیکن طلب نہیں ہوتی. **اور ایسے شخص کا معاملہ یہ ہے کہ وہ پیاسہ ہے اور سامنے** سمندر ہے پی نہیں رہا سمندر ہے سامنے کوئی ٹوٹی نہیں لگی ہوئی سمندر ہے جتنا مرضی پیو لیکن وہ نہیں پیتا حالانکہ پیاس لگی اس بات کو سمجھئے انشاء اللہ لوگوں کو گائیڈ کیجئے کہ اپنے حضرت کو استعمال کرو اللہ کے لئے اور چار پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کو میں بار بار آپ سے کہتا ہوں اور آپ جو تصوف کا پہلا درس لے رہے ہیں میں یہی خیال کر کے بیٹھا ہوں کہ آپ آج بیعت ہوئے ہیں تو آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ چار پانچ چیزوں سے بلکل باہر آ جائیں اپنی زندگی میں آہستہ آہستہ ان کی فکر چھوڑ دیں

۱۔ رزق ☆ سب سے پہلے یہ اس کی وجہ سے دنیا ذلیل ہو گئی ہے رزق کی ذمہ داری تمہارے اوپر ہے ہی نہیں یہ اللہ پر ہے اللہ دیتا ہے پورا دھیان اس پر رکھو کہ یہ میرا کام نہیں ہے میرا کام یہ ہے کہ میں بس وسیلے بناؤں محنت کروں کوشش کروں جو میری کوشش ہے وہ میں کروں گا لیکن رزق اللہ دے گا وہ اللہ کی طرف سے آنا ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت سارے انگوٹھا چھاپ ہوتے ہیں لیکن کروڑ پتی عرب پتی انہیں اپنا نام تک لکھنا نہیں آتا اور آپ ان کے bank belance کو دیکھیں تو آپ کا سر چکرا جائے گا کہاں سے آ گیا اتنا پیسہ اس کے پاس اللہ کی تقسیم ہے اللہ دے دیتا ہے اور بہت سارے وُپ نے پڑھے لکھے دیکھے ہوں گے ذہین لوگ تنخواہ ۶۰ ہزار ۴۰ ہزار نوکری کر رہے ہوتے ہیں وہ پڑھے لکھے ہیں وہ زیادہ کما لیں نہیں یہ اللہ کی تقسیم ہے اس پر صفہ پھاڑ دیں پریشان نہ ہوا کریں ٹینشن نہ لیں اس کی اتنی ٹینشن نہ لیں کہ آپ کی زندگی ساری بکھر جائے اور آپ جانوروں کی طرح زندگی گزاریں صبح گے شام آئے نہ نماز نا قرآن نہ کوئی نیکی نہ کوئی اللہ رسول نہ محنت کوشش. یہ تو جانور بھی کر لیتا ہے تم میں اور انسان میں فرق کیا ہے

۲۔عزت اور ذلت ☆ یہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے سارے عزت کے لئے لگے ہوئے ہیں کیوں کریں تیری سارے عزت سارے تیرے پیچھے چلیں کیوں سارے تیری بات مانیں چھوڑ وان باتوں کو یہ چیزیں اس طرح نہیں ملتی عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے تسلی سے اپنے کام کرو محنت کرو کوشش کرو مخلص رہو لوگوں کے ساتھ اخلاص سے چلو پیار کرو یہ نا سوچو کہ عزت دیں گے انہوں نے کہاں عزت دینی ہے عزت اللہ دے گا. اور کسی سے اس لئے نہ ڈرو کہ یہ میرے لیئے کیا کرے گا. میری ذلت ہو گئی نہیں ذلت بھی اس کے ہاتھ میں ہے. بے شمار زمین پر چلتے ہوئے ایسے گناہگار ہیں کہ اگر اللہ ان کا راز کھول دے تو داتوں زمینیں پھٹ جائیں اتنے اتنے بڑے ظلمت اتنے اتنے بڑے گناہ لیکن اللہ نے چھپایا ہوا ہے اللہ ذلت نہیں آنے دیتا حالانکہ بڑا کچھ کیا ہوا ہے ایسا ایسا ظلم کیا ہوا ہے کہ اس کو کھولا جائے تو انسان کی ہسٹری بھی شرما جائے کہ ایسا ظالم انسان دنیا میں اور اتنے اتنے نیک لوگ تہجد گزار اللہ نے ان کی نیکیوں کو بھی چھپایا ہوا ہے عزت ظاہر نہیں ہونے دیتا حالانکہ عزت ہونی چاہئے اس کی ذلت ہونی چاہئے اور اس کی عزت لیکن نہیں نہ اس کی ذلت ہونے دے رہا ہے نہ اس کی عزت ہونے دے رہا ہے اس کو بھی چھپا دیا ہے حالانکہ وہ راتوں کو اُٹھ کے روتا ہے سجدوں میں وقت گزارتا ہے اس کا سارہ سارہ دن نیکیوں میں گزرتا ہے ایک سیکنڈ کے لئے گناہ نہیں اللہ نہیں کھولتا اللہ کہتا ہے نہیں جتنی ہے بس ٹھیک ہے حالانکہ وہ عرشوں پر بیٹھنے کے لائق ہے تو عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ ہے

۳۔صحت اور بیماری ☆ چھوڑ دو بلکل نارمل ہو جاؤ اللہ ہی صحت دیتا ہے اللہ ہی بیماری دیتا ہے وہ چاہے تو تیرے منرل واٹر میں بیماری پیدا کر دے کئی ایسے لوگ ہیں وہ پانی منرل واٹر ہی پیتے ہیں گھر کا پانی نہیں پیتے پھر بھی بیمار ہو جاتے ہیں. کئی ایسے ہیں سارا سارا دن مٹی میں. صحت اور بیماری اللہ کے ہاتھ میں ہے.

یہ تین چیزیں آپ کے سامنے رکھیں کیا پیر صاحب سے یہ نہیں لینے جاتے لوگ فائدہ یہ تو پہلے ہی decide ہے جو چیز پہلے ہی decide ہے آپ بار بار اسے ہی پوچھ رہے ہیں کیوں ایسے کرتے ہو. ایک بندہ کہہ رہا

ہے کہ یہ جولاکھ روپیہ ہے یہ تیرا ہی ہے تو آپ کسی شخص کو بلائیں اوراس کو کہیں کہ آپ دعا کریں کہ مجھے لاکھ مل جائے تو وہ جو دینے والا ہے وہ پہلے ہی کہہ رہا ہے کہ یہ تیرا ہی ہے وہ کہے نہیں آپ دعا کر دیں بس تو آپ useless چیز کر رہے ہیں وہ پہلے ہی کہہ رہا ہے یہ تیرا ہے آپ کیوں اپنی طاقت اس طرف ضائع کر رہے ہیں.

آپ مجدد پاک ؒ کو پڑھ لیں آپ عام آدمی نہیں ہیں یہ چیزیں decided ہیں ان کر اس طرح کی دعا نہیں کرواتے ہاں یہ ضرور کرواتے ہیں مولا برکت دے دے مطلب تکلیف سے نہ آئے مر مر کے نہ آئے آرام سے آ جائے. میں سویا ہوں صبح آئے آپ کوا کاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر ہو گے ہیں مجھے جا کے لینا بھی نہ پڑے. جب کوئی ایسا کرتا ہے تو اللہ بڑا خوش ہوتا ہے اللہ کہتا ہے سمجھ گیا بندہ میرا لہذا اب کیا ہوگا جب آپ اس سے باہر نکلیں گے تو آپ کو اللہ کی یاد آئے گی پھر آپ کو اللہ کی معرفت کا خیال آئے گا یہ قرآن حدیث کیا ہے آقا علیہ السلام کا عشق محبت کیا ہے کس طرح حضور سے ملتے ہیں یہ آخرت کیا ہے یہ سب کچھ شروع ہوگا پھر اگر آپ اسی دھن میں لگے رہے کہ بچے کو سیٹ کرنا ہے بیٹی کی شادی کیسے کرنی ہے تو آپ کو مقصان ہوگا کہ آپ اللہ سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کی انرجی دونوں طرف ایک جیسی چلے یہ ممکن ہی نہیں ہے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا.

ابھی میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کا انٹرویو دیکھ رہا تھا ظاہر ہے عالم تو ہیں وہ بڑی اچھی انہوں نے بات کہی کہنے لگے کہ میں ڈاکٹر اسرار صاحب سے ملا تھا مجھے بڑی خوشی ہوئی ان سے مل کے اور میں پاکستان آیا ان سے ملنے کے لئے ملاقات ہوئی ان سے تو میں نے ان سے دو چیزیں سیکھی

١☆ پہلی یہ چیز سیکھی جب انہوں نے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں تو میں نے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں میڈیکل کا ایک سپیشلسٹ ہوں اور ساتھ میں داعی بھی ہوں میں دعوت بھی دیتا ہوں میرا فاونڈیشن ہے میں نے ادارہ بنا یا ہوا ہے تو انہوں نے مجھے فوراً یہ بات کر دی کہ ڈاکٹر صاحب آپ کچھ نہیں کر پائیں گیا آپ ابھی سے میری بات نوٹ کر لیں آپ ابھی مجھے جواب دیں کہ آپ اصل میں کیا ہیں کیا آپ داعی ہیں یا آپ ڈاکٹر ہیں تو میں حیران رہ گیا میں نے کہا کہ میں دونوں ہی ہوں کہا ایسا نہیں ہوتا ایک طرف چلیں final کریں کہ آپ ڈاکٹر ہیں یا داعی تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں فائنل کر لیتا ہوں. آپ اپنا وقت اس طرح سے تقسیم کریں کہ آپ کا 80 فیصد وقت دعوت پر جائے آپ کی توجہ زیادہ دعوت کی طرف رہے دونوں کشتیوں کا سوار کبھی منزل پے نہیں پہنچتا نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہنے لگے مجھے بڑا فائدہ ہوا اس بات کا میں نے وہیں پر فیصلہ کر لیا

٢☆ دوسری بات یہ سیکھی انہوں نے پوچھا کہ آپ کی needs کیا کیا ہیں کس طرح سے ضروریات کو مینج کرتے ہیں کہنے لگے میں نے بتایا کہ میرا یہ بھی بزنس یہ فلاں بھی بزنس ہے کہنے لگے کہ میں آپ کی فاونڈیشن کے خرچے نہیں پوچھ رہا آپ کے اپنے خرچے کتنے ہیں میں نے کہا یہ یہ معاملہ وہ معاملہ ہے انہوں نے مجھے دوسری بات کہی کہنے لگے اگر آپ واقعی دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اپنی ضرورتیں کم کریں کم سے کم ضرورتوں پر آئیں آپ کو دعوت دینے میں آسانی ہو جائے گی اپنے اوپر بوجھ نہ ڈالیں. بڑا اچھا جملہ انہوں نے بولا کہ آج میں اگر اتنے بڑے مقام پر ہوں تو وہی دو باتیں ہیں میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں داعی ہوں اور میں نے اپنی ضرورتوں کو کم کرنا ہے. اور میں اپنے خرچے دیکھوں تو مجھ پر تین چار ہزار خرچہ ہوتا ہے اتنا میری ذات کا خرچہ ہے مجھے زیادہ چاہیئے ہی نہیں.

تو جب آپ کو ضرورت ہی نہیں ہوگی تو آپ کتنی تسلی سے دعوت کا کام کریں گے اس لئے آمدن بر سر مطلب شیخ کو کبھی بھی miss use نہ کریں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وہی چاہیں جس کے لیئے وہ آپ کو ملا ان کی موجودگی اور غیر موجودگی میں بھی وہی چاہیں ایک تو یہ ہے کہ موجودگی بھی ان سے وہی دعا کروائیں یا کریں جس کے لئے وہ آپ کو ملا ہے اور جب وہ نہیں بھی موجود تو بھی ان کے لئے وہی رنگ رکھیں کہ مجھے وہ اللہ ہی کے لئے ملے ہیں میں اللہ ہی ان سے لے رہا ہوں اللہ کی ہی برکت آ رہی ہے اور جسے خدا ملا اسے سب کچھ ملا ہر چیز مل گئی. خدا مل گیا تو سب کچھ آپ کا ہو گیا. اب یہاں پر مرید بنیادی غلطی کر جاتا ہے وہ یہ سمجھ ہی نہیں پاتا کہ میں شیخ کو کس کے لئے استعمال کروں. ایک بات کروں آپ سے کہ شیخ خود استعمال ہونا چاہتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ مجھے کوئی استعمال کرے بڑا مایوس ہوتا ہے اسے بڑی تکلیف ہوتی ہے.

سمجھانے کے لئے بتا رہا ہوں ایک پلگ ہے تین ٹانگوں والا اسے تین ٹانگوں والی آگے ساکٹ چاہئے آپ اس کو دو والی میں لگانا شروع کر دیں وہ کیسے جائیگا یہی شیخ کا معاملہ ہے کبھی بھی یہ غلطی نہ کریں آپ ضرور اس سے مشورہ لیں آپ ان سے بات بھی کریں لیکن مقصد شیخ کا یہ نہ ہو چونکہ وہ اس مقصد کے لئے ہوتے ہی نہیں اب کیا ہوتا ہے کہ بعض دفعہ شیخ دعا بھی کرتا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اس مقصد کے لئے بنے ہی نہیں اللہ اپنی مرضی فرماتے ہیں ظاہر ہے اللہ کا اپنا ایک نظام ہے اللہ اس طرح کرتا ہے اب ساتھ ہی یہ بے وقوف بدظن ہو جاتا ہے لو جی حضرت صاحب کی دعا ہی نہیں لگتی لہذا وہ کیا ہوتا ہے وہ اندر سے بدظن ہو جاتا ہے. اسے یہ پتا ہی نہیں کہ شیخ کا یہ مقصد ہی نہیں ہے اس مقصد کے لئے وہ تمہیں نہیں دیا گیا لہذا بدظن ہو جائے گا اور کہے گا کہ دیکھو میں تو اتنی دیر سے ہوں ابھی تک مجھے تو نہیں کچھ ملا آپ نے لیا کب ہے کبھی کوئی پوچھا ہو ذکر کا اصل رنگ کیا ہے طریقے کیا ہیں کیا کیا کرنا ہے یقین کریں ہر مرید کہیں نہ کہیں پھنسا ہوا ہے لیکن بتا تا نہیں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اتنی ہی ولی ہیں اور بغیر پوچھے چل رہے ہیں اور سہی چل رہے ہیں جھوٹ ہے یہ ایک مجدد وقت کو ضرورت ہے کہ وہ اپنے شیخ سے بات کرے اور کہے کہ حضرت میں راہ سلوک میں حق تعالیٰ کے ظاہر کی تجلی سے اس قدر جلوہ گر ہو چکا ہوں کہ تمام اشیاء میں اللہ ہی اللہ نظر آ رہا ہے مجھے یہاں پر ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے.

جب کوئی شیخ کو سہی استعمال کرتا ہے اور اس کو اسی طرح کرتا ہے جس طرح مجدد پاک ؒ نے لکھا سنو ہوتا کیا ہے یہ تو صرف ایک بہانہ ہوتا ہے سمجھو بات اصل میں شیخ جب اس کو اپنے ساتھ رابطہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور شیخ اس کو اپنے ساتھ ایک کیفیت شئر کرتے دیکھتا ہے تو اس کے دل سے فیض خود ہی اچھل کے اس کے اندر چلا جاتا ہے. اسے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ کہتا ہے بس ٹھیک ہے دے دیں گے ہم بتا دیا کام ہو گیا یہاں یہ نہیں ہے کب ہوگا کہاں ہوگا کیسے ہوگا یہ طریقہ نہیں ہوتا بس دے دیتے ہیں کوئی پوچھے تو سہی یہ کوئی اللہ معاف کرے کوئی دنیاوی در نہیں ہے کہ جہاں انتظار ہوگا اسی وقت برکت ملتی ہے ہاں اس کے ظاہر ہونے کا ایک وقت ہوتا ہے. لیکن وہ اسے برکت دے دیتا ہے کہ اس بچے نے مجھ سے رابطہ کیا کیفیات کو شئر کیا پوری طرح سے اس نے بتایا اگر محبت محسوس ہو رہی ہے بتاؤ بتاؤ کہ مجھے محبت ہے. اگر آپ کو کہیں سے بوریت محسوس ہو رہی ہے بتائیں آپ کہ حضرت صاحب آپ کی مجلس میں مزا نہیں آتا میں بلکل کورا ہو گیا ہوں میرے اندر شئے نہیں ہے ویسے وَپ بلا لیتے ہیں تو آ جاتا ہوں لیکن ایسی کوئی شئے نہیں بتائیں آپ اس میں کیا ہو گیا ہے اگر آپ کو تڑپ محسوس ہو رہی ہے بتائیں اگر آپ نے اندر ایک طوفان اُٹھ رہا ہے تو بتائیں آپ اسے ہو سکتا ہے آپ ہی طوفان سمجھ رہے ہوں اور وہ ایک لہر بھی نہ ہو. اور نفس آپ کو لے دے جائے. یہ تو بڑا طوفانی آدمی ہے طوفانی آپ کہاں ہیں شیخ نے کنفرم کرنا ہے. اسی طرح اپنے آپ میں کچھ بھی کوئی مرید سمجھ لے کہ میں یہ ہوں یہ ہوں اور اپنے آپ کو بنائے کہ میں یہ ہوں اور دوسروں کو بھی بتائے کہ میں یہ ہوں ساری زندگی بتاتا رہے اس کی برکت نہیں پائے گا جب تک شیخ کی زبان سے نہ نکلے کہ تو یہ ہے کبھی برکت نہیں پائے گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ برکت پالے شیخ جب تک اسے کنفرم نہ کر دے ہاں تیرے اندر یہ برکت ہے. اگر وہ نہیں بتا رہا وہ نہیں اس کو کنفرم کر رہا اس کی سند نہیں دے رہا اور کسی شیخ سے سند نہیں لی ہوئی تو نہ اللہ کو اس کی پرواہ ہے نہ دین کو پرواہ ہے یہ بڑا اہم معاملہ ہے شیخ کا وجود ہی سند ہوتا ہے اس لئے اس سے کیفیت شئر کرنا ضروری ہے تا کہ وہ سند دے کہ یہ کیا ہو رہا ہے سہی ہو رہا ہے یا غلط ہو رہا ہے سند دے یہ بڑا اہم معاملہ ہے اس پے رہنمائی اتنی ضروری ہے. آپ کو نفس کہیں کا کہیں پھینکے گا اگر وہ باقاعدہ بتایا نہ جائے سمجھایا نہ جائے.

ہماری ایک بچی ہے اس نے ایک خواب دیکھی کہ انہوں نے اپنے والد صاحب کو خود چھری ماری ہے پیٹ میں با قاعدہ خون نکلا ہے والد صاحب وصال کر گئے ہیں اور بڑے نیک آدمی تھے غلطی سے میں نے شئر کر دیا وہ خواب انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا نقصان ہو گیا باپ کو چھری ماردی یہ ہو گا وہ ہو گا تو مجھے پوچھا تو میں نے کہا فائدہ نہیں ہونا کیونکہ تعبیر آپ نے پہلے ہی کروالی ہے یہ غلطی کبھی نہیں کرتے کبھی بھی اپنے خواب کو کسی سے شئر نہ کریں میں نے کہا کہ آپ نے یہ کیا کر دیا چلیں اگر آپ نے پوچھا ہے تو یہ بہت ہی مبارک خواب ہے ایک دم اسے جھٹکا لگا کہ مین نے چھری ماری ہے اور وٗپ فرمارہے ہیں بڑا مبارک خواب ہے. میں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب ایک کامل نیک آدمی تھے اور کامل نیک بزرگوں کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے آپ نے جو چھری ماری ہے وہ چھری دنیاوی چھری نہیں ہے اس کا انداز اور ہے اس کا انداز یہ ہے اللہ نے آپ کے ساتھ ان کا جو معاملہ بنایا ہے وہ جو چھری آپ نے ماری ہے اس سے جو خون آیا ہے اور وہ جو اللہ والوں کا تکلیف کا ایک انداز ہوا ہے یہ تکلیف نہیں ہوتی جب کوئی ایسی چیز اللہ والوں کے لئے دیکھی جائے ان کے درجے بلند ہونے کی علامت ہے ان کا درجہ بلند ہوا ہے اور وہ جو تمہاری وجہ سے ہوا ہے وہ تمہاری کوئی دعا تمہاری کوئی نیکی عبادت وہ ان کو چھری کی طرح لگی ہے جس طرح تکلیف میں درجے بلند ہوتے ہیں اللہ نے ان کے درجے بلند کر دیئے. وہ چھری اصل میں چھری نہیں ہے وہ تیری طرف سے دی ہوئی ایک دعا ہے تو آپ جب تک رہنمائی نہیں لیں گے آپ کے لئے راستہ بہت مشکل ہو جائے گا.

میں بار بار کہہ رہا ہوں آپ پہلے دن ہی بیعت ہوئے ہیں. اور جو پہلے دن بیرت ہوتا ہے اس کے لئے یہ باتیں زندگی کا ایک انمول خزانہ ہیں یہ تو مجھے آج ہی پتا چلا ہے اتنا بڑا راز یہ تو کوئی بیس سال بعد بھی نہیں بتا تا پیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ابھی تک پتا ہی نہیں ہے کس کو کیسے کرنا ہے انشاء اللہ میں ابھی اس کی گراوٗنڈ بنائی ہے ابھی اسنائے راہ سلوک میں آپ فرمارہے ہیں کہ جو سلوک کی راہ شروع کی ہے

اسنائے راہ سلوک میں حق تعالیٰ اسم ظاہر کی تجلی سے اس قدر جلوہ گر ہوا کہ تمام اشیاء میں خاص تجلی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ظاہر ہوا.

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)